

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 آنکھیں جو کھلیں نہیں دے لے گا کیا دینے
 جاناں جنوں کیوں ہے آئینہ دیکھ کر؟

آئینہ تجدیت

مالیف :

حضرت علامہ مفتی محمد اقبال صاحب سیدی رضوی

نشر : انجمن طلباء اسلامیت

کت خانہ رضویہ
 حیدر آباد پورہ چوالہ
 ضلع ملتان

42213

کتاب ————— آئینہ نجدیت

تالیف ————— مفتی محمد اقبال سعیدی رضوی

کتابت (جزوی) ————— حافظ محمد سراج سعیدی

صفحات ————— ۲۴

طباعت (بار اول) ————— رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ / مئی ۱۹۸۷ء

مطبع ————— لیاقت آصف پرنٹرز، لاہور

تعداد ————— ۱۰۰۰

ناشر ————— انجمن طلباء اہل سنت پاکستان

قیمت ————— ۳/- روپے

ملنے کے پتے: —————

۱: کتب خانہ رضویہ، جلال پور پیر والا، ضلع ملتان

۲: سید اکادمی ۲۴ سوڈیوال کالونی، ملتان روڈ، لاہور۔ ۲۵



(۱)

حرف مقصد

سید عالم، خاتم النبیین اللہ تعالیٰ علوہ الغیوب کے نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے عین میں برکت فرما! کچھ لوگوں نے عرض کی اور ہمارے ”نجد“ کے لئے برکت کی دعا کریں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ اسی طرح ”شام“ اور ”عین“ ہی کے لئے دعا فرمائی۔ اُن لوگوں نے دوبارہ عرض کی یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں بھی برکت کی دعا فرمائی۔ تیسری بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہاں ”زلزلے“

اور ”فتنے“ ہوں گے اور وہیں ”شیطان کا گردہ“ ظاہر ہوگا۔ **حوالہ ملاحظہ ہو** **حدیث ثنائی**
 و عبد اللہ قال حدیثنا ازہر بن سعد عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال ذکر النبی

ﷺ قال اللهم بارک لنا فی شامنا اللهم بارک لنا فی عیننا قالوا و فی نجدنا قال اللهم
 بارک لنا فی شامنا اللهم بارک لنا فی عیننا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا فافظہ قال فی الثالثہ ہت کاد

زل والفقن و ہا یطلم قرن الشیطان **ترجمہ:** صحیح بخاری: ج: ۲، ص: ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، طبع دار الفکر

ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ کا نبی جو پیشین گوئی فرماتا ہے وہ اللہ کی وحی ہوتی ہے۔ زمین و آسمان کا نظام درہم برہم ہو سکتا ہے مگر وحی الہی کا فرمایا ہوا ایک بال برابر بھی غلط نہیں ہو سکتا۔ لہذا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے فرمانے کے مطابق ہوا۔ مختلف فرقوں کے امام مختلف جگہوں میں پیدا ہوئے مگر ایک مہربا یا بھی ہے جسے ”امام“ مدینہ شریف سے ٹھیک مشرق کی سمت خطہ ”نجد“ کے علاقہ میں پیدا ہوا، پلا، بڑھا، اور پھر ”بن سزمین“ نجد ہی میں دفن ہو گیا۔

ملاحظہ ہو: مرکزی سرپرست جمعیت المدینہ پاکستان بدیع الدین شاہ عرف ”پیر چھٹا“ کولیا

حیاتِ امامِ الدعوة

شیخ الاسلام و المسلمین، علم العلامہ الحاج محمد بن، امام الدعوة السلفیہ، ناصر السنہ البتویہ، جامع اربعۃ
اشیعوہ، السابری الختم، الشاہ علی العبادۃ، احد ہندوی العصر، ممتدث زول، فقیہ دوران، محمد بن
عبد الوہاب بن سیدمان بن علی بن محمد بن احمد بن راشد بن برید بن مشرف بن عمر بن معضاد بن ریس
بن زاخر بن محمد بن علوی بن وہب تھمی یمن، یہ نسبت نجد کبریٰ کے ایک قبیلہ کی طرف ہے۔

فٹوٹیٹ: مقدمہ قرۃ عیون الموحیدین: ص: ۱۳، طبع لاہور، از: سرپرست المحدث "پیر حبیب اللہ"

آیاتِ الہیہ میں سے ایک امر یہ بھی ہے کہ "نجدی نظریہ" کے وہ لوگ جو بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر
بظاہر "نجدی تحریک" سے اپنے آپ کو علیحدہ مسلک قرار دیتے تھے، انہیں دستاویزی طور پر "نجدی عقائد"
سے اپنے متفق ہونے کا اعتراف کرنا ہی پڑا۔ "دیوبندی علماء کے سرخیل" علامہ رشید احمد گنگوہی صاحب
کا ارشاد ملاحظہ ہو:

وہابی کا عقیدہ

سوال۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبد الوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ
کیسا شخص تھا۔ اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔
جواب۔ محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب
ان کا خبیث تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے میں گمراہ
جو وہ سے بڑھ گئے ان میں نساہ آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی۔
شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کا ہے۔

فٹوٹیٹ: فتاویٰ رشیدیہ ص: ۵۵۱، طبع سعیدانچ ایم کراچی

"نجدی فرقے" کی متعدد شاخوں (المحدث شنائ، غزنوی، وحیدی، بھوپالی، تیموی، دیوبندی،
غلام خانی، مودودی، اشری، سلفی، توحیدی، وہابی، مسعودی) کے لوگ بالعموم بلادِ اوسطہ یا بالواسطہ
یہ اعتراف کر بھی لیتے ہیں کہ ان مختلف ناموں کے باوجود وہ بہر حال "نجدی تحریک" ہی سے وابستہ

لیکن اس طبقے کی صرف ایک جماعت ایسی ہے جو نجدی تحریک اور اس سے متعلق لوگوں سے اپنے
 فن کو چھپاتی پھرتی ہے۔ اس کو دیوبند کی "تبلیغی جماعت" کے پرکشش نام سے معروف کرایا گیا ہے
 یہ اس تبلیغی جماعت کے پہلے بانی جناب مولوی محمد الیاس صاحب سے آپ کا تعارف کرتے ہیں:

مولانا گنگوہی سے بیعت و تلقین | مولانا گنگوہی بالعموم بچوں اور طالبعلموں
 سے بیعت نہیں کرتے تھے۔ فراغت و تکمیل کے بعد اس کی اجازت ہوتی تھی۔ مگر مولانا
 اس صاحب کے غیر معمولی حالات کی بنا پر ان کی خواہش و درخواست پر بیعت کر لیا۔
 مولانا کی فطرت میں شروع سے محبت کی چمک تھی۔ آپ کو حضرت مولانا
 بریلوی صاحب سے ایسا تعلق پیدا ہو گیا تھا کہ آپ کے بغیر تکمیل نہ ہوتی۔
 آج سے کہ، کہیں کہیں لات کو اٹھ کر صرف چہرہ دیکھنے کے لئے جاتا، زیارت کر کے
 آکر سو رہتا۔

فوٹو سٹیٹ: "مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت" ص: ۵۲۔ جمع راسخونہ، از مولوی ابراہیم حسن علی ندوی، ناظم مکتبہ عربیہ

ذیل میں مختلف "نجدی فرقوں" کے ذمہ دار علماء کی عبارات کے فوٹو سٹیٹس قارئین کے سامنے
 رکھے جا رہے ہیں۔ اب یہ فیصلہ کرنا انہیں کا کام ہے کہ یہ عقائد اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں یا اسکا دکی؟ اور
 یہ عبارات مسلمانوں کے زبان و قلم کا ٹکڑہ ہیں یا دشمنان اسلام کی پٹینتی کا نمونہ؟۔

اس موضوع پر اگرچہ پہلے بھی رسائل موجود تھے مگر مختصر سائز میں ایک ایسے رسالہ کی ضرورت عرصہ
 سے محسوس کی جا رہی تھی جو دوسری کی عبارات کے فوٹو پیش کر سکے اور وہ فوٹو سٹیٹ مختصر ہونے کے ساتھ بڑے
 چسپاں کئے ہوئے ہوں۔ مشفق و محبتی سید محمد ابوالرضا نے اس طرف توجہ دلائی تو ان کی فرمائش کی
 تعمیل کرتے ہوئے یہ مختصر قیمہ تحریر میں لایا گیا۔



نجدی عقیدہ میں اللہ پاک کا جھوٹ بولنا محال نہیں یعنی ممکن ہے

حوالہ
ملاحظہ
ہو

اقول اگر مراد از محال متمنع لذات است که تحت قدرت الیه داخل نیست

فولو
سٹیٹ
ایک روزہ
فارسی

پس لاسلم کہ کذب مذکور محال یعنی مطرب با طرچہ مقدمہ قضیہ فیہ مطابقتہ مواقع و احوال
اک بر ملا کجک و انہما فی خارج از قدرت الہیہ نیست و لا لازم آید کہ قدرت انسانی از حد
از قدرت ربانی باشد چہ عقد قضیہ فیہ مطابقتہ مواقع و احوال و علیٰ طعن در قدرت

ترجمہ:

اگر محال سے مراد منع لفظ ہے جو کہ قدرت الہی کے نیچے نہیں آتا تو ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ جھوٹ کی قسم گزشتہ معنی کے مطابق محال ہو۔ کیونکہ واقعہ کے برخلاف جملہ بنالینا اور فرشتوں اور فبیوں پر اس کی وحی کرنا اللہ کی قدرت سے باہر نہیں۔ ذرا لازم آئے کہ قدرتِ انسانی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو۔

سے زائد ہو۔

یک روز فارسی، ص: ۱۴، طبع ملتان۔ از: شاہ محمد اسماعیل ملوی

خالد بن ملاحه هو

امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا

پس اسپرطن کرنا مولف کا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اسپر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے

فروشیست: برای این قاطعه، ص: ۲، طبع سادّه ص: ۱۰۲: مولوی غلیب احمد بیگموی دکنی
باز: مولوی رشید احمد کنگووی

نجدی عقیدہ تمام انبیاء و فرّہٗ ناچیز کے کمرہیں

حوالہ ملاحظہ ہو

اسلئے خواجہ نمبر کو سمجھا اور اللہ کو معافی صوبہ بات معنی غلط ہے۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ کب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں

نوٹسٹیٹ: تقویۃ الایمان، ص: ۱۰۴، طبع: اہل حدیث اکیڈمی، لاہور۔ از شاہ اسماعیل دہلوی

نجدی عقیدہ میں مخلوق بڑا، چھوٹا "چار" سے زیادہ "ذلیل" ہے

۳

بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذیل سے ذیل کو دے دیا۔ جیسے بادشاہ کا تاج ایک چار کے سر پر رکھ دیجئے۔ اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی؟ اور یہ یقین مان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی ذلیل ہے۔

حوالہ ملاحظہ ہو

نوٹسٹیٹ: تقویۃ الایمان، ص: ۴۳، طبع: المحدثین اکیڈمی، لاہور۔ از: شاہ اسماعیل دہلوی

مگر نجدی عقیدہ میں "کافر" - "چار" کے برابر ہے

۴

حوالہ ملاحظہ ہو

بھائی سے زیادہ مرتبہ گید کا بھی نہیں پھر جب مسلمان کے واسطے یہ بات ہے تو کافر کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ جیسے گدے کو جانتے ہیں یا چوٹھے چار کو کہتے ہیں

نوٹسٹیٹ: تذکیر الاخوان، ص: ۱۸۰۔ طبع: سعید اسحاق ایم کیو پی، کراچی۔ از: شاہ اسماعیل دہلوی

نجدی مذہب میں اللہ کے سوا کسی کو ماننا جائز نہیں
(نبیوں و ولیوں کو ماننے کی چھٹی -)

۵

حوالہ ملاحظہ ہو

یعنی ہند کے سوا کسی کو زمانہ نورس سے نہ ڈر کہ شاید کوئی حق یا محبوبت کہہ ایدھا
پہنچا دے۔

فٹوٹیٹ : تقویۃ الایمان ، ص : ۴۹ - طبع المحدثہ اکیڈمی - لاہور - از : شاہ اسماعیل دہلوی

نجدی عقیدہ میں انبیاء اور اولیاء کی بڑے بھائی جیسی
تعظیم کرنی چاہیے

۶

یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سوا کسی
بڑے بھائی کی کسی عظیم کیجئے اور ملک سب کا اللہ ہے بندگی اسی کی چاہیے۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء، انبیاء، امام زمانے، سچا پیغمبر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے قریب ہندے ہیں، وہ سب لسان ہی ہیں اور نبی سے عاجز اور سنا ہے بھائی کی
تذکرے ان کو بڑائی دی اور بڑے بھائی نہ سمجھے۔ ہم کو ان کی قربان برداری کا حکم کیا
ہم ان کے چھوٹے ہیں۔ سو ان کی تعظیم انسانوں کی ہی کرنی چاہیے۔

حوالہ
ملاحظہ
ہو

فٹوٹیٹ : تقویۃ الایمان ، ص : ۱۱۱ ، طبع المحدثہ اکیڈمی - لاہور - از : شاہ اسماعیل دہلوی

نجدی مذہب میں انبیاء اور اولیاء کی
تعریف بشر سے گھٹا کر کرنی چاہیے

۷

حوالہ ملاحظہ ہو

یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی تعریف ہو
وہی کرو۔ سوا کسی ہی انتصار ہی کرو اور اس میدان میں مسزور گھوڑے کی طرح نہ

فٹوٹیٹ : تقویۃ الایمان ، ص : ۱۱۵ ، طبع المحدثہ اکیڈمی - لاہور - از : شاہ اسماعیل دہلوی

نجدی مذہب میں اللہ کے کسی نیک بندے کو سفارش (شفقت) کرنے والا سمجھنے والا ابو جہل جیسا مشرک ہے

حوالہ ملاحظہ ہو

مفتی اعظم

نیاز کرنی، ان کو اپنا دلیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے
معاذ کے گوس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے، سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔
شرک کی حقیقت

سو سمجھا پایئے، شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر
سمجھے اور اس کے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو

فوٹو سیٹ: تقویۃ الایمان، ص: ۲۳، طبع المکتبۃ المدینہ لاہور۔ از شاہ اسماعیل دہلوی

نجدیوں کے نزدیک کتاب تقویۃ الایمان قرآن سے بھی بڑھ کر
ہے، کیونکہ وہ اسے گھر میں رکھنے کو بھی عین اسلام سمجھتے ہیں

حوالہ ملاحظہ ہو

اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور وہ شرک و بدعت میں لا جواب ہے
استدلال اس کے بالکل کتاب اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام
ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے خود یا کافر ہے یا ناسق بدعتی ہے

فوٹو سیٹ: فتاویٰ رشیدیہ، ص: ۳۵۲، طبع مکتبۃ المدینہ لاہور۔ از: مولوی شہید احمد گنگوہی

نجدی مذہب میں نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانے سے
آدمی کافر ہو جاتا ہے۔!

حوالہ ملاحظہ ہو

زمانہ کے دھوسے اپنی بی بی کی محاسنت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف
خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں۔ اپنی محبت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق

(۸)

ہونے سے بڑا ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چٹ جاتا ہے اور بلی اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیرانہ دلیل ہوتا ہے اور غیر کی تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہر وہ شرک کی طرف گھنچ کر لے جاتی ہے۔

نوٹسٹیٹ: صراطِ مستقیم، مترجم اردو، ص: ۱۳۶، طبع کلام کبھی، کراچی۔ از: شاہ اسماعیل دہلوی

التَّحِيَّاتُ فِي السَّلَامِ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
سے نجدی نماز ٹوٹ جاتی ہے

حوالہ ملاحظہ ہو

|| اس کا یہ معنی نہیں کہ یہ نفس منادی بلکہ سر منادی بالفتح کی شکل خیال کرے بلکہ اسی مناد ملی کر با الفاظ خطاب ذکر کرتا ہے
واگر تو فقط ایہا النبی سے تخیمہ میں نماز ناسد ہو جائے گی

نوٹسٹیٹ: بلذہ الحیران، ص: ۳۳۷، طبع لاہور، از: مولوی حسین علی ان پچھوی، شاگرد مولوی رشید احمد گلوی

نجدی مذہب میں مرزائیوں کی حمایت

حوالہ ملاحظہ ہو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی پوتی مسرات زینب کا نکاح خاندن سے بدون اطلاع و اجازت والدہ زینب کے بولا سیت اپنی و اجازت زینب کے کر دیا، والدہ زینب نابالغہ ہے، پس ایسی صورت میں نکاح صحیح و جائز تصور کیا جاسکے گا یا نہیں؟ اور مذہب ندوی یا فاضلہ کی رخصتی ہے، اور والد اہل سنت و جماعت ہے، تو اس نکاح میں خساد تو لاحق نہیں ہوا، مینوا تو ہوا۔

الجواب۔ صورت سر تو میری نکاح مسماۃ زینب کا والد کی اجازت پر ہو تو وہ
 ہے گا مگر والد زینب اس نکاح کو قائم رکھے تو رہے گا، ورنہ فسخ ہو جاوے گا مگر زینب کی
 اجازت کا کوئی اعتبار نہیں ہے، کیونکہ بنا باندہ ہے عالمگیر یہ ہے سو ان قدر الصغیر
 والصغیرۃ ابجد الا ویدلہ فان کان اکا قریبہ اخترا وھومن اھل اللوایۃ توقف نکاح
 الا بعد علی اجازتہ انتہی ہذا زینب اگرچہ نہ سب قادیانی رکھتی ہے مگر اس نکاح میں
 خلل نہیں آتا کیونکہ مرد و عورت کو اپنے مذہب و عقیدوں میں ملا سکتا ہے، بخلاف مرد کے
 لہذا چنانچہ مضافتہ نہیں، واللہ اعلم بالصواب،

حررہ السید محمد عیسیٰ الدین جباروی ہمدانی

پہلے مسئلہ کا جواب صحیح ہے، اور دوسرے مسئلہ کا جواب تفصیل مہاتما ہے،
 یعنی جن علماء کے نزدیک قادیانی اور اس کے مذہب والے کافر ہیں ان کے نزدیک یہ نکاح
 فسخ ہو گیا اور جن علماء کے نزدیک مسلمان ہیں ان کے نزدیک نکاح میں خلل نہیں آیا واللہ اعلم
 وائساکم کتبہ محمد بشیر مثنیٰ عنہ

سید محمد تقی حسینی

فوتوشیت : فتاویٰ نذیریہ جلد : دوم ، ص : ۳۸۹ طبع المندھت اکادمی، لاہور۔ از : مولوی
 محمد حسین بٹون

عنوان مسئلہ

بعد طلوع آفتاب تا غروب نور شفق چنان کہ حاجت نہ
 کو اکسب و نور قرینۃ ہمچنین بعد طلوع اس آفتاب نہرت سابقاً
 نور کلام اللہ کہ از طریقی اوست و مشابہ نور شفق است حاجت نور
 نبوۃ و حیران نبی شد۔ و میدانی کہ بعد از طلوع کام ربانی از بہمان
 فانی آمدن قیامت تقدیر یافت و در بشر بقار عالم آن وقت
 از نبی و حکماء مضاف شد۔

نور ہو جائے اور بالی نہیں جتا جطر اس سورج لطف کے بعد نور شفق کے
 ختم ہونے تک چاند ستاروں کی روشنی کی ضرورت نہیں پڑتی اسی طرح اس
 آفتاب نہرت گہری صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہو سکے بعد قرآن شریف کے نور

فوتوشیٹ

قاسم العلوم مع اردو ترجمہ افوار ہنرم
یعنی مکتوبات مولوی محمد قاسم نانوتوی،
بانی مدر دیوبند، ص: ۵۶، طبع لاہور

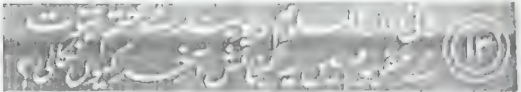
بانی رہنے لگے گا کچھ یوں میں سے ہے اور روشنی کے شائبہ ہے ورنہ
نور کے نکلنے غرضت نہیں رہتی اور پچھلے میں کہ اس دنیا سے کام لے
کے گا جائیکے بعد قیامت کا میرا ہونا اللہ کا لٹے حکم ہے۔ حد و نیل کے
ہوتے ہوتے لگ کر کوئی آدمی لگے تو مضائقہ نہیں۔

خالد علی اعظمی

فوتوشیٹ

تحریر ان س: ص: ۲۵
طبع مکتبہ جمعیہ دیوبند
از: قاسم العلوم و ہنرم
جناب مولوی محمد قاسم صاحب
نانوتوی، بانی مدر دیوبند

ان ائمہ اہل بیت یعنی اوصیاء اہل بیت نبوی علیہ السلام
اس طرح بیان عرض کیا ہے، تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود
و ماعقل میں شامل نہ ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انیس افراد
خارج ہیں جو آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد عقل پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی
بلکہ اگر اندر میں بعد انہی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نہ پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق
نہ آئے گا چاہے آپ کے ماحر کسی اہل ایمان میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی آدمی نہ پیدا
جائے



خالد علی اعظمی

”جہاں تسبیح لے کر بیٹھا، بس ایک مصیبت ہوتی ہے اس قدر گرائی کہ جیسے تلوٹوں
کے پتھر کسی نے رکھ دیئے زبان و کعب مہلبہ ہر جاتے ہیں“

فوتوشیٹ: سوانح فتوحی ج: ۱، ص: ۲۵۸، طبع مکتبہ حانیہ لاہور۔ از مولوی منظر الحسن دیوبندی

محمد امجد علی اعظمی

اور میرا کہ حکیم الامت سے اس موقع پر نقل کیا گیا ہے کہ حاجی

امام صاحب نے مولانا محمد قاسم کو خطاب کیے کہ فرمایا کہ

”یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے اور یہ وہ ثقل ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا“

جس کی تشریح حاجی صاحب ہی کے حوالے سے انھوں نے یہ کی ہے کہ

”تم سے (یعنی مولانا محمد قاسم سے) حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے

فٹوٹیٹ: سوانح قاضی ج: ۱۱ ص: ۲۵۹۔ طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور۔ از مولوی مناظر احسن دیوبندی

بانی تبلیغی جماعت۔ بانی دارالعلوم دیوبند کے قلم

(۱۲)

فٹوٹیٹ:

مولانا ایسا سوار کی دینی رشتہ
ص: ۵۴، بیت رائیون
از: مولوی ابوالحسن ندوی
ناظم مدرسہ دیوبند

مولانا بانی جماعت کے جب میں ذکر کرتا تھا تو میرے ایک بوجھسرا محسوس ہوتا تھا
حضرت نے کہا تو حضرت خضر اے اللہ فرمایا کہ مولانا محمد قاسم صاحب نے یہی شکایت
حاجی صاحب سے فرمائی تو حاجی صاحب نے فرمایا کہ وہ اللہ آپ سے کوئی کام لے گا

ماہنامہ قاضی کے صحیح جانشین دیوبندی حضرات کے
حکیم الامت کا حضور بقدر جبر

(۱۳)

امدادیت حضرت ۱۳۳۰ھ

مکتوبات ہجرت

اور سو کیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں
لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی
کلہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلہ شریف پڑھتا ہوں دل پر
تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بیباختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے
اشرف علی کل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان

سے ہی کڑکھاتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوتی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور یہی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کلمہ اکر الوجود اس کے کہ وقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت درد کے ساتھ ایک سو چھ ماری اور جبکہ معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی تاتے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن جن میں کچھ تو بے حسی تھی اور وہ اثر نا طاقتی پرستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا مادہ ہوا کہ اس سال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے یاں خیال بندہ بیچہ گیا اور پھر دوسری کو نہایت کلمہ شریف کی غلطی کے تارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درد و شریف پڑتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی حالک اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس درد سے کہ زبان نہ سہا تو نہ سہا نہ بیداری میں وقت رسی خوب رہا اور بڑی بہت سے کام ہوتے ہیں جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں کہ انکے مرض کروں۔

جو اب اس واقعہ میں کبھی کسی کی طرف تم جمع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ قبیح مسکت ہے۔

۲۳ شوال ۱۳۸۵ھ۔

فٹوٹیٹ : ماہنامہ الامداد، بابت ماہ صفر ۱۳۸۶ھ ص ۳۵۔ طبع تھانہ بھون۔ ان مولوی شرف علی تھانوی

۱۳
بے فکر و غم کے چند سال بعد بحکمہ امت تصانیف
سب سے عظیم گتہ بدستار گناہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مجلس چارم۔ واقعہ بنتِ امیرِ نہ۔ مانے لگے کہ ایک مرتبہ میں شیخ معین الدین دیکھتے ہیں مامتر تھا اور اہل صفہ ہی موجود تھے اولیاء اللہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بیعت کے لئے پایوسی کی

آپ نے اوس کو بٹھایا اوس نے عرض کیا کہ میں مرید ہونے آیا ہوں یا نہ
 جو کچھ ہم کہیں گے کرے گا اگر یہ شرط منظور ہے تو بیشک میں مرید کہلاؤں گا
 اوس نے کہا کہ جو کچھ آپ کہیں گے وہی کروں گا اپنے فرمایا کہ تو کلمہ اس طرح
 پڑھتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک بار اس شرط پڑھ لا الہ الا اللہ
 پستی رسول اللہ چوٹھے راسخ العقیدہ تھا اوس نے غوراً پڑھ دیا خواجے
 اوس سے بیعت لی اور بہت کچھ نعمت و نعمت عطا کی اور فرمایا میں نے
 فقط تیرا امتحان لیا تھا کہ تجھ کو چہ سے کس قدر عقیدت ہے ورنہ میرا مقصود یہ
 نہ تھا کہ تجھ سے اس طرح کلمہ پڑھواؤں میں کون اور کیا چیز ہوں ایک ادنیٰ
 بندہ گمان و غلامان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں حکم وہی ہے
 جو تو اول سے کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس بات سے تیرے حق
 عقیدت معلوم ہوئی اس بات پر میرے مرید صادق ہو اور یہ کہو کہ میں چاہتا ہوں
 اپنے پیروں کی خدمت میں صادق و راسخ ہو۔ اس کا کیا امتحان کے لئے

باب سوم

۱۲۵

اسماء الجلیلیہ فی ایشیۃ العلیہ

کہ کفر کہلو انا جائز ہے۔ عمل کا کفر جب ہے کہ ماول نہ ہو اور اگر یہ
 تاویل کی جاوے کہ رسول سے مراد سنے لغوی ہوں اور عام ہوں ہوا
 و بلا واسطہ کو اور اس بنا پر یہ سنے ہوئے کہ چشتی اللہ تعالیٰ کا پیام
 رساں اور احکام کی تبلیغ کرنے والا ہے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے جیسا حدیث وارد فی الشکوۃ باب الوقوف بعرفۃ میں ابن عمر رضی
 اللہ عنہما صحابی کا قول ہے اے رسول اللہ الیک جس میں فقط رسول اول
 سنے لغوی ہے اور حیثیت ہے۔ آن مجید میں حضرت علیؑ علیہ السلام کے

فرستادوں کو جو انبیاء نہ تھے سورہ یس میں مرسل فرمایا ہے تو پھر
 کلمہ کفر نہیں رہتا اسی طرح اگر یہ حمل تشبیہ بلوغ پر مبنی ہو جیسے ابو یوسف
 ابو حنیفہ میں سب کے نزدیک مسلم ہے تب بھی کلمہ کفر نہیں رہتا

فروٹسٹ: السنۃ الجلیۃ فی المحدثۃ العلیۃ ص: ۱۲۴-۱۲۵، طبع دہلی کلاں، مصنفہ ۱۳۵۱ھ۔

از: حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی

۱۶) نجدی مذہب کا ختم نبوت پر حملہ

فراہم مستقیم

اردو

۶۳

فراہم مستقیم

کرتے ہیں۔

ان دلائلوں اور عقائدوں پر جن کو ذہن کی لطافت اور طبیعت کی صفائی کے باعث اس
 کلام کے مفہوم اور اس مقام کے خلاصہ تک رسائی ہے تو پوشیدہ نہ ہو گا کہ صدیق من وجہ انبیاء
 کا پیرو اور من وجہ شریعت کا محقق ہوتا ہے۔ پس اگر صدیق زکی القلب ہو گا تو وہ مخصوص اقوال
 اور افعال میں خدا نے تعالیٰ کی خوشنودی اور نفاذ مندی کو اور مخصوص مقام کے بھیج اور غلط
 ہونے اور خاص لوگوں کے عادات اور استعداد کے بھلا بُرا ہونے اور جزئی معاملات اور
 واقعات کے بگڑنے اور سدھرنے اور ان کے فردوی استقام کو اپنی طبیعت کے نور سے معلوم
 کر لیتا ہے فروٹسٹ: فراہم مستقیم: ص: ۶۴۔ طبع کلام کپسٹی، کراچی، از شاہ اسماعیل ہلوی

پس کلیات شریعت اور احکام

دین میں اس کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا شاگرد بھی کہہ سکتے ہیں اور ان کا ہم استاد بھی کہہ سکتے ہیں
 نیز اس کے افہام کا طریق بھی دینی کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے جس کو شریعت کی

اصطلاح میں نفث فی الروع کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اور بعض اہل کمال اس کو باطنی وحی کہتے ہیں پس ان بزرگوں اور انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں فرق صرف اتنا ہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام امتوں کی طرف مبشور ہوتے اور بزرگ مظاہر حکومت کو قائم کرتے ہیں اور ان کو انبیاء کے ساتھ وہی نسبت ہے جو چھوٹے پیامبروں کو نبی سے مہاترہوں سے یا نبی سے پیش کو لینے یا نبی نسبت ہوا کرتی ہے کیونکہ ان کے درمیان بھی وہی نسبت کا ملاقات ہے اور اس وجہ اخوت کا اور یہ لوگ اللہ تمام آدمیوں سے انبیاء کی خلافت کے زیادہ مقدور مہتے ہیں اگرچہ ظاہری تسلط کو نصیب نہ ہوا اور اگرچہ جہلا ان کی ریاست کو نہ مانیں اور اسی مسئلہ کو امامت اور وصایت کی نسبت تعبیر کی کرتے ہیں۔ اور ان کے علم کو جو نبیہ و پیغمبروں کا علم ہے لیکن ظاہری وحی سے حاصل نہیں ہوا حکمت کے نام سے موصوم کرتے ہیں

ڈاکٹر سٹیٹ : حراہ استقیم مترجم اردو، ص ۶۵۔ طبع کلام کچن کراچی۔ از : شاہ اسماعیل بٹوی

تجربہ اور تجسسیت

تجربہ اور تجسسیت کے معنی اور اثرات

ڈاکٹر سٹیٹ : فیروز الخاقانی فارسی حصہ : اول، ص : ۹۴، باب الف

آہرمن دہ آتش پرستوں کے عقیدے کے مطابق آہرمن دہ خدا میں ایک خالق خیر ہے۔ اسے دیوتا سمجھتے ہیں۔ دوسرا خالق شر ہے جسے آہرمن کہتے ہیں۔ شیطان

ایسے ہی تجربی عقیدوں میں شیطان کا علم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان کا علم تجربی ہے۔

الحاصل غور کرا جا ہے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر طرہ طراز میں کافر عالم کو خلافت مخصوص
 قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس ماسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں ہو گا نہ ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نفس سے
 ثابت ہوئی غلام کی وسعت علم کی کوئی غرض تھی ہے کہ جس کے تمام نعوص کو رد کر کے ایک کثرت ثابت کرنا ہی

نوٹ شیٹ: براہین قاطعہ ص: ۵۱، طبع ساہیوڑہ، از: علامہ شید احمد گنگوہی و خلیل احمد بیہٹھی

عجیب قوی حیدر

ایک روز حضرت مولانا طویل احمد صاحب زیہ مجدد نے دریافت کیا کہ حضرت یہ حافظ لطافت علی
 امرت حافظ میٹھو شیخ پوری کیسے شخص تھے حضرت نے فرمایا ”بچا کا فر تھا“ اور اسکے بعد مسکرا کر اشارہ

فرمایا کہ ”فنا میں“۔
 ایک بار مولانا صاحب نے فرمایا کہ میں نے رندیان میں بہت سی زیارتیں کی ہیں لیکن ایک بار یہ بیان
 میں کسی رندی کے سرکار پر پھیرے ہوئے تھے سب میں میں اپنے میان صاحب کی زیارت کیلئے
 حاضر ہوئیں مگر ایک رندی نہیں آئی میان صاحب بوسے فرمائی کیوں نہیں آئی رند یوں نے
 جواب دیا ”میان صاحب ہم نے اُس سے بہتیرا کہا کہ چل میان صاحب کی زیارت کو اُس نے کہا
 میں بہت گناہگار ہوں اور بہت رو سیاہ ہوں میان صاحب کو کیا نہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل
 نہیں“ میان صاحب نے کہا نہیں جی تم اُسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رندیان اُسے لیکر آئیں جب
 وہ سامنے آئی تو میان صاحب نے پوچھا ”جی تم کیوں نہیں آئی“ تعین نے اُس نے کہا حضرت ”دوسری
 کی وجہ سے زیارت کو آئی ہوئی شرماتی ہوں“ میان صاحب بوسے ”جی تم شرماتی کیوں ہو کہ خدا
 کو ان اور کرائے والا کون وہ تو وہی ہے“ رندی یہ سنکر آگ ہو گئی اور خدا ہو کر لگا چل دلا توہ اگرچہ میں سیاہ
 و گناہگار ہوں مگر ایسے پر کے منہ پر پشیا بھی نہیں کرتی“ میان صاحب تو شرمندہ ہو کر سر نہ گھون رو گئے
 اور وہ اشک چل دی۔

نوٹ شیٹ: تذکرۃ الرشید، جلد دوم ص: ۲۴۷، طبع کراچی، از: مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی



غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی یا کھفیس ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر مہی و جنون بلکہ جمیع حیوانات و پہاڑ کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسا بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔

فهرست: حفظ الایمان ص: ۸، طبع ویربند. از حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی تھانوی دہلوی

© سید سعید علی شاہ کی اشاعت

五、

چهارم

46

المفاوضات اليومية

فیض الحسن صاحب کا قول نقل کیا کرتا ہوں کہ بدعتی کے معنی ہیں بادل بے ایقان اور دہلی کے معنی
 میں بے ادب مایمان۔ مولانا بڑے ظریف تھے کیا نصف کی تفسیر کی۔

فروغیٹ: الافاضات الیومیہ، حقہ چہارم، ص: ۴۷۔ محفوظات حکیم الامت مولوی شرف علی صاحب دہلوی، طبع ادارہ تالیفات شرفیہ، لاہور۔

۴۲) اجماعت مذہب میں داخلہ کا تاسیس میں اجماع کی مخالفت
 (۱) اگرچہ اجماع مذہب کی مخالفت پر عمل کرنا جائز ہے مگر اگرچہ

ضرورت شد کہ پردہ از روی اجماع کا ہیبت و خشیت آن درد لہای خاصہ و عامہ بیکار
بر اندازیم و بچہ در کمن بطون ست بر نمہ بشود جلوه گر سازیم و بعد ازاں کہ اجماع چیزی نیست

فٹوٹیٹ : عرف اجماعی فارسی ص : ۳۰ طبع بھوپال از : ابن صدیق حسن خان نور حسن بھوپالی پمپٹ

ترجمہ : ضرورت ہوئی کہ ہم اجماع کے چہرے سے نقاب اٹھائیں اور جو کچھ
اس پر وہ کہہ بیچے وہ سب لوگوں کے سامنے آئیں، کیونکہ خواص
عوام کے دل میں اس کی ہیبت اور اس کا بہت خوف جاگزیں ہے، اس کے
باوجود کہ اجماع کچھ نہیں۔ انتہی۔

محرمی و رشیدیہ

ہے ایسے شخص کو کہ انتہا پر مہم ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج
نہ ہوگا۔ از بندہ محمد شعی

فٹوٹیٹ : فتاویٰ رشیدیہ ص : ۲۰ طبع سعید ایچ ایم کپنی، کراچی از : علامہ رشید احمد گنگوہی یونہی

محرمی و رشیدیہ

شاہ اسماعیل دہلوی کو براہِ حق والوں کے متعلق علامہ رشید احمد صاحب گنگوہی یونہی کا
ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور
ایسے مقبول کو گناہ کا فرما ہونا ہے

فٹوٹیٹ : فتاویٰ رشیدیہ ص : ۲۵۲ طبع سعید ایچ ایم کپنی، کراچی از : مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی یونہی

نجدی عقیدہ میں گستاخی جنت کا ٹکٹ ہے

سب سے بڑے گستاخان الوہیت و رسالت شیطان، فرعون، ہامان کے تمام گناہ ماسوائے شرک کے جس نجدی میں جمع ہو جائیں وہ سب سے زیادہ بخشش پا جاتا ہے۔

یعنی اس دنیا میں سب گناہوں نے گناہ کئے ہیں کہ فرعون بھی اس دنیا میں طاووس بھی، اسی میں بلکہ شیطان بھی اسی میں پھر یوں کہتے ہیں کہ گناہ ان سب گناہوں نے کیے ہیں، سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جنت اس کے گناہ ہیں۔ اللہ صاحب دینی ہی اس پر بخشش کرے گا۔

شاہ اسماعیل دہلوی
فتویٰ
ملاحظہ ہو

فوتیٹ: تقویۃ الایمان، ص: ۵۱۔ طبع: لاہور۔ از شاہ اسماعیل دہلوی نجدی

نجدی مذہب میں کافروں کا ذبیحہ حلال ہے لیکن شیعہ مسلک انوں کا ذبیحہ حلال نہیں

حوالہ ملاحظہ ہو

مہین ذبیحہ حج مسلمین باوجود

اختلاف محل و محل و تباین طرقات و ادیان و ذبیحہ اہل کتاب و دیگر کفار و زور و زور

ذبح کرے یا نہ کرے اہل ان حلال است حرام و کفر نیست ادا کیے ان ذبح از بر آئے
غیر ذہی عزوجل نباشد و نہ ذبیحہ مسلم کا از براے سید احمد کبیر و شیخ سعد و وزیر خان
و جزائیان باشد نیز حرام است گزند و ذبح تسمیرہ کنند یا وقت اکل نام خدا بر زبان
گذرانند

فوتیٹ: عرف الہادی ص: ۱۰۱۱۔ طبع بمبھو پال۔ از: ابن صدیق حسن نور الحسن خان بمبھو پالی

ترجمہ

اسی طرح تمام مسلمانوں کے ذبح کئے ہوئے جانور باوجود اختلاف عقائد و نظریات اور تضاد مذاہب

وادیان کے نیز اہل کتاب اور دوسرے تمام کافروں کے ذبح کئے ہوتے جانور حلال ہیں جبکہ ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھی ہو یا (ذبح کے وقت انہیں بسم اللہ بھی نہ پڑھی ہو مگر) کھاتے وقت (کھانے والا بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کر دے) ایسا ذبیحہ نہ قہراً ہے اور پختہ پلید جب تک کہ وہ ذبح غیر خدا کی نیت سے نہ ہو ورنہ تو اس مسلمان کا ذبیحہ حرام ہے۔ جبکہ جانور مثلاً سید احمد کبیر، شیخ سید و زین خان وغیرہ کیلئے ہو۔ گو اس کے ذبح کے وقت بسم اللہ ہی پڑھی ہو یا کھاتے وقت بھی اللہ ہی کا نام لیں۔

(۲۷) نجدی مذہب کا قصیدہ بردہ کے مصنف علامہ بو صیری پر شرک کا فتویٰ

قولہ: یا اهل الكتاب لا تفلحوا في دينكم
قول لوراقنا وديننا كذا في الامم فلو تفلح

حوالہ ملاحظہ ہو

فرٹسٹیٹ: ترجمہ قرۃ عیون الوجدین
شرح کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب نجدی
مصنفہ عبدالرحمن بن حسن ساکن نجد
مترجم عطار اللہ ناقد
ص: ۲۷۹۔ طبع لاہور

مطلب یہ کہ فقہان میں سے کسی کو اس کے تمام دین سے نجات نہ ملے
یہ خطاب اگرچہ یوں دیکھا جاسکے کہ اس کے ساتھ ساتھ دین کا ذکر ہے جو انسان کے لئے
شرک ہے کہ جس وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دین کا ذکر کرے جو انسان کے لئے
محنت میں علیہ سلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ کیا۔
انہی سلسلہ میں اس شرک کی دباظلم و شرک کی صورت میں عام ہے جیسا کہ برقی اور
بو صیری وغیرہ کے کلام میں آئی جاتی ہے ان افراد نے فقہ اور شرک کو شرعی و شرک کی کتاب
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اپنایا۔

(۲۸) نجدی مذہب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب بڑے کافر

حوالہ ملاحظہ ہو

فرٹسٹیٹ: قرۃ عیون الوجدین
ص: ۲۸۳

شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تو زید و تقویٰ اور موسیٰ و دلت سے انکال تھے عیسایہ
ابن تریبہ کو اہل شام تو ابن عربی سے شمس کی بہت میں گرفتار ہو گئے۔ ابن عربی کو وہ شمس
و احمد و احمد کا عقیدہ رکھنے والوں کا نام تھا۔ کہہ اداں پر سب سے زیادہ فتنی و کفریہ
و گنہگار تھے کہ ابن شمس کے متعلق یہی عقیدہ رکھتے ہیں جیسے مصری و ترک
نہرہ و دی کے اس میں عقیدہ رکھتے ہیں۔
اہم الزمرۃ السلفیہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رضی اللہ عنہ کی دعوت توحید سے بظاہر
نہرہ کو بھی یہی حال تھا۔ ابن شمس کا دوسرا عقیدہ وہ مذہب کے علاوہ دین و دنیا دونوں کو بھی اپنی طبیعت



ہندی مذہب میں شیخ مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ
راکے بننے والے تمام اہلسنت اور دیوبندی، اہلحدیث سب کا فر

۲۹

پہل صدی ہجری - ایسی ذاتوں سے خالی۔

دوسری صدی ہجری - حضرت ابراہیم بن الادیم - وفات ۱۶۶ھ - حضرت رابعہ بصری وفات ۱۸۵ھ
تیسری صدی ہجری - حضرت سعید کرمی - وفات ۲۲۵ھ - حضرت ذوالنورین معری - وفات ۲۳۵ھ - حضرت زکریا
ہندی - وفات ۲۵۵ھ - حضرت ابی یوسف طای - وفات ۲۷۵ھ - حضرت ابو عبد اللہ ترغی - وفات ۲۸۵ھ
حضرت عابد بغدادی - وفات ۳۱۵ھ -

چوتھی صدی ہجری - حضرت ابو بکر شبلی - وفات ۳۲۵ھ
پانچویں صدی ہجری - حضرت علی بن محمد بنی المعروف بلال گنج بخش لاہوری - وفات ۳۶۵ھ - حضرت ابو یوسف ہمدانی - وفات ۳۸۵ھ
چھٹی صدی ہجری - حضرت امام غزالی - وفات ۴۵۵ھ - حضرت عبد اللہ بن علی بن ابی طالب - وفات ۴۷۵ھ - حضرت احمد زاملی - وفات ۴۸۵ھ
ساتویں صدی ہجری - خواجہ معین الدین چشتی اجمری - وفات ۴۲۳ھ - خواجہ یحییٰ بن علی - وفات ۴۳۳ھ - مولانا علی بن ابی طالب - وفات ۴۵۳ھ
دہائی - خواجہ شمس الدین گنج شکر - وفات ۴۹۵ھ - مولانا ابوالدین رومی - وفات ۵۰۳ھ

آٹھویں صدی ہجری - خواجہ نظام الدین اولیا - وفات ۵۴۵ھ - سید حسن بن ملا سنجری دہلوی المعروف خواجہ حسن دہلوی
نویں صدی ہجری - شاہ دارود - وفات ۵۵۵ھ - شاہ حینا کھنوی - وفات ۵۸۵ھ
دسویں صدی ہجری - شاہ گیارہویں صدی ہجری کے شروع کار زمانہ خواجہ باقی اللہ - وفات ۶۰۵ھ

گیارہویں صدی ہجری - حضرت عبدالحق محدث دہلوی - وفات ۵۵۵ھ - حضرت مجدد الف ثانی - وفات ۶۰۳ھ
بارہویں صدی ہجری - شاہ عبدالرحیم - وفات ۶۳۵ھ - شاہ ابوالفضل محمد - وفات ۶۵۵ھ - شاہ ولی اللہ - وفات ۶۷۵ھ
ترہویں صدی ہجری - شاہ عبدالعزیز - وفات ۶۳۵ھ - شاہ لعل - وفات ۶۵۵ھ - شاہ عبدالعزیز - وفات ۶۷۵ھ
حضرت عبدالغفر زوی - وفات ۶۹۵ھ

چودھویں (موجودہ صدی) ہجری - خاندان ولی اللہی کے ختام یعنی جماعت دیوبند و بریلی و اہل حدیث۔
یہ سارے حضرات جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے، دین اتحاد کے علمبردار تھے اور آج جو دین اسلام کے نام پر
اس دنیا میں پایا جاتا ہے وہ انہیں حضرات کا ایجاد کردہ ہے۔ قرآن و حدیث کے دین سے بالکل الگ، کفر و فتنہ
دین بندگی کے دین خدا۔

نوٹ: توحید خالص، پہلی قسط (گھر کے چراغ) ص: ۶۶، کتابت کرمی، تصنیف سید حسین
ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی، فاضل علوم دینیہ و فاضل المدارس۔

نجدی نہ رہیں اب بڑے زمین پر کوئی مسلمان نہیں بچا

حوالہ لاہور

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس

کا نہ تو قرقر ہو گا جب تک قرقر جاوے گا یہی ایک باوجود ہے گا کہ اس کے
بندے جن کے دل میں عجز و کبر ہے اور ان کے ہر کام میں عجز و کبر ہے اور وہی لوگ وہ ہونگے
جو جن میں کبر و عداوت ہے یعنی نہ ان کے عظیم و نہ رسول کی راہ چلنے کا شوق ہو گا بلکہ
وہ وہی کی کہیں کی سوچنے والے ہوں گے۔ سماوی طرح شرک میں پڑ جائیں گے۔ کہ جو
کثر ترانے پاپ دافے جاوے جاوے شرک گزرتے ہیں جو کوئی ان کی راہ و رسم کی شدت کرے
آپ ہی شرک ہو جاوے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن میں تہم شرک بھی واضح ہو گا۔ سو قرآن
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مطابق پڑا یعنی میرا مسلمان لوگ آتے تھے اور وہی امام
اور پیروں کے ساتھ ساتھ شرک کا کرتے تھے۔ اسی طرح قدیم شرک بھی پھیل رہا ہے۔

نوٹ بیٹ: تقویۃ الایمان ص: ۸۷، ۸۸۔ طبع لاہور۔ از شاہ اسماعیل دھلوی

انتساب

میں اپنی اس پیشکش

شیخ نجدی علامہ محمد بن عبد اللہ

سے نام سے مصنفوں کرتا ہوں

ان کے جو کہ نجدییت کی تمام شاخیں

و: خود قتل بھی کرے ہے خود کے شراب

یہ قصہ لطیف ابھی نام ہے ۵ جو کچھ بیان ہوا ہے وہ آغاز باب تھا